82

سلسلہ عالیہ احمدیہ کا سب سے پہلا اور مشہور اخبار

رجسٹرڈ ایل نمبر ۷۷۔ مضامین بنام ایڈیٹر آنے چاہئیں

حضرت خلیفۃ المسیح امیر المومنین سیدنا نور الدین رضی اللہ عنہ خلیفہ اول کی تحریک و ارشاد پر

حضرت ام طاہر ام صاحبزادہ صاحبزادی مبارکہ بیگم صاحبہ

البدر

محمد احمد فضل عمر ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

شرح قیمت
جو پیشگی لیجائیگی
عوام سے ۵ر
خواص سے ۶ر
ہندوستان سے باہر ۷ر
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۴ر

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

بیشک خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ قوم اپنی حالت کو نہ بدلے۔

Digitized by Khilafat Library

بیا در بزم مستاں تا بہ بینی عالمی دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

قادیان دارالامان سے کارخانہ انوار احمدیہ کا ہر ماہ کی ۱۴ و ۱۵ تاریخ کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے شایع ہوتا ہے۔

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا پینی شفا بینی غرض دارالاماں بینی

اسسٹنٹ ایڈیٹر محمد مبارک اسمٰعیل بی۔ اے

جلد (۱۸) | مورخہ ۱۴۔ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۹۔ رجب المرجب ۱۳۳۲ ہجری صلعم | نمبر (۲۲)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خلافت محمودؐ

ہمارے عزیز بھائی شیخ نصیر احمد صاحب خلف الرشید شیخ محمد یوسف صاحب احمدی ٹھیکیدار کمپنی ابنالہ نے خلافت محمود پر چند اشعار الحکم میں درج کرنے کیلئے ارسال کئے ہیں۔ ہم آپ کی اس مہربانی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں اور اپنے دوسرے بھائیوں کی دلچسپی کے لئے الحکم میں درج کرتے ہیں۔ امید ہے ہمارے دوسرے شعرا بھی اپنے قیمتی جواہرات سے الحکم کو زینت بخشیں گے

(اسسٹنٹ ایڈیٹر)

مسیح وقت سے جس کو خصومت اور کدورت ہے — وہ کافر ہے خدائے دو جہاں کی اس پہ لعنت ہے
بشیر الدین ثانی بس سزاوار خلافت ہے — وہ فاسق ہے خلافت سے جسے اب اس کی نفرت ہے
جناب میرزا محمودؐ یک تائے زمانہ ہے — خلافت منکر و اس کی مطابق الوصیت ہے
بنایا ہے خلیفہ اس کو خود اللہ اکبر x نے — خدا جانے انہیں محمودؐ سے پھر کیوں کدورت ہے
علمدارِ خلافت نے جسے اب پوپ سمجھا ہے — جہاں میں اس کی پیدائش مسیحا کی صداقت ہے
کرو محمودؐ سے بیعت بجز انکار میرزا سے — بروزِ مصطفےٰ سے منکرو گر تم کو ..... الفت ہے
وصیت نورالدین کو سامنے رکھ کر پڑھیں منکر — جو کہتے ہیں خلیفہ کی ہمیں اب کیا ..... ضرورت ہے
عداوت چھوڑ کر بیعت کریں سب ابن مہدی سے — خدایا ان کو دے توفیق یہ سب تجھ میں ..... قدرت ہے
خلافت کا جو منکر ہے وہ خود احمدؐ کا منکر ہے — نصیر اس کی عداوت سے مسیحا کی عداوت ہے

قادیان میں لجنہ انوار احمدیہ پریس میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی مالک ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شایع ہوا۔

اخبار الحکم قادیان دارالامان

مورخہ ۱۴ جون ۱۹۱۴ء

شہنشاہِ زمین و آسمان کے حضور ہماری فریاد

اے زمین و آسمان کے خالق و مالک اے رحمن و رحیم مولےٰ
اے علیم و حکیم قادر قیوم خدا آج تیرے حضور دنیوی آفات
سے تنگ آکر گریہ وزاری کرتے ہیں۔ اے محمدؐ و احمدؐ کے
پیارے اللہ آج پھر تیری جناب میں خفیہ و ظاہرہ دشمنوں
کے ہاتھوں تکلیف اٹھاکر ان کے ظالمانہ نیزوں۔ بھالوں
اور تیروں سے زخم کھاکر صدائے آہ و فغان بلند کرتے ہیں۔
اے وہ خدا جو مظلوموں کی چیخ و پکار کو سنتا اور ان کے
زخموں کو اپنی رحمت اور شفقت کے پانی سے دھوتا اور
اپنے فضل و کرم کے مرہم کی پٹی باندھ کر رات دن انکی
حفاظت کرتا ہے۔ آج ہم مظلوموں کی طرح تمام دشمنوں
سے تیری پناہ مانگتے ہیں۔ تیرے پیارے محمدؐ کے
دشمن تو عرصہ دراز سے ہمیں ستاتے رہے ہے پھر تیرے
پیارے احمدؐ کے دشمن سالہاسال تک ہمیں تکلیف
دیتے رہے۔ مگر آج تو وہ لوگ بھی جو ایک وقت تیرے پیارے
احمدؐ کی غلامی کا دعویٰ کرنے سے ہمارے بھائی بنے ہوئے
تھے اور جو رات دن اپنی اخوت کا اظہار کیا کرتے تھے۔ ہمارے
ایسے دشمن ہوئے ہیں کہ چاہتے ہیں کہ ہمیں نیست و نابود کردیں
وہی لوگ جو ایک وقت تیرے پیارے احمدؐ کے لخت جگر پر
اپنی جان تک نثار کرنیکا دعویٰ کرتے تھے۔ آج اس کے
خون کے پیاسے ہو رہے ہیں۔ پیارے مولیٰ اگر آج تیرے
فضل نے زمانہ حال میں گورنمنٹ انگلشیہ کی صورت
اختیار نہ کی ہوتی۔ تو ہمارے پیارے محمود (ناں)! ہمارے
پیارے ہادی کے جگر کے ٹکڑے کے ساتھ یہ لوگ
وہی سلوک کرتے جو امام حسین رضؓ کے ساتھ کربلا کے
میدان میں کیا گیا تھا۔

پیارے مولیٰ! تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج تلوار کا زمانہ
نہیں۔ اور کوئی ظالم کسی پر حملہ کرنیکی جرأت نہیں رکھتا۔ مگر تو
خود علیم و حکیم ہے کہ قلم کی وطائی تلوار کی لڑائی سے بھی
خوفناک صورت پکڑ لیتی ہے۔ تلوار کے زخم تو ہاتھ پاؤں
مارنے سے مل جایا کرتے ہیں مگر زبان اور قلم کے زخم ہی ایسے
زخم ہیں۔ جنکو تیرے جیسا حکیم خدا ہی ٹھیک کر سکتا ہے
پس کسطرح آجکل ہمارے دشمن ہمیں اور ہمارے پیارے
محمودؐ پر ظلم کر رہے ہیں۔ تو خوب جانتا ہے پیارے اللہ
ہم کمزور ہیں۔ رات دن گناہوں میں مبتلا ہیں ہم دنیوی جاہ
نہیں رکھتے۔ ہم تو تیرے نہایت ہی کمزور بندے ہیں!

ہماری کیا طاقت ہے کہ ہم اپنی طاقت و عقل پر گھمنڈ کر کے
میدان جنگ میں قدم رکھیں اور فتح کا دعویٰ کریں۔ ایسی حالت
میں تو جانتا ہے کہ دشمنوں کے ظالمانہ تیغ و سنان بظاہر ہمارے
لئے کسقدر تکلیف کا موجب ہو سکتے ہیں۔ مگر ہاں ہم جانتے ہیں کہ
جب اپنی قدرت کا اظہار کرنا چاہتا ہے۔ تو ایک کمزور ہستی کو
کھڑا کر دیتا ہے۔ جب تو کسی بڑے سے بڑے متکبر انسان کو
ہلاک کرنا چاہتا ہے تو ایک مچھر کو اتنی طاقت بخش دیتا ہے
کہ اسکی تباہی کا سامان پیدا کرے جنگ بدر میں تو یہی تو تھا
جس نے غریب الوطن سے بیوطن بیکس مسلمانوں کی تھوڑی سی جماعت
کو کفار کے عظیم الشان لشکر پر فتح دلائی۔ پھر تو وہی ہے جسنے
حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ایک گمنام جگہ میں گمنامی کیحالت
میں پیدا کر کے ایسا بلند کیا کہ تمام دنیا میں اس کا نام روشن ہو گیا۔
پھر تو وہی ہے جس نے کہ سالہاسال کے منصوبوں کو توڑا اور
ایک نوجوان کو منصب جلیل عطا کر کے بلند کیا۔ پیارے مولیٰ تیری
حکمت کے راز ایسے ہیں کہ ہر ایک ذی روح سمجھ سکے اور اس سے
وہی فایدہ اٹھا سکتے ہیں جو تیرے الہامات پر شکریہ ادا کرتے
اور حلم اور انکساری کو اختیار کرتے ہیں۔ جب تو فضل کرنے پر آتا
ہے تو بوڑھوں اور داناؤں کو محروم رکھتا اور بچوں کو آسمانی علوم
سکھاتا ہے۔ پس تیری عجیب در عجیب قدرت کے کرشموں کو
مدنظر رکھتے ہوئے ہم دعاء کرتے ہیں کہ جسطرح تو نے اس
نوجوان کو بلند کیا ہے اب ہر طرح سے اسکی حمایت کر۔ اے
سمیع علیم خدا دیکھ ہمارے پیارے پر جو تیرے پیارے
کا پیارا ہے۔ کسقدر الزامات لگائے جاتے ہیں۔ دیکھ
ہمارے دشمن اسپر کس کس قسم کے بہتان باندھتے اور کیسی
کیسی خراب باتیں اسکی طرف منسوب کرتے ہیں۔ اے وہ
خدا جسنے کہ اپنے پیارے کے ساتھ اس نوجوان کے متعلق
بڑے بڑے وعدے کئے تھے اور فرزند ارجمند گرامی
دلبند کیلئے نزل من السماء کے الفاظ بیان فرمائے
تھے آج اپنے وعدوں کو پورا کر۔ لوگ اس کو دنیا پرست
پوپ پیر پرستی سکھانیوالا بندہ نفس قرار دیتے
ہیں۔ تو خود اتر اور دنیا کو دکھادے کہ وہ احمدؐ کا پیارا جسکو تم
اتنی حقارت سے دیکھتے ہو۔ اپنے خالق کے ہاں کتنا مقبول
ہے۔ اے ہمارے خدا ہمنے تو اخوت کی رو سے ہر طرح
ان کو سمجھایا۔ مگر ہمارے سمجھانے کا یہ نتیجہ نکلا۔ کہ وہ پہلے سے
بھی سخت ہو گئے۔ اور آخر میں بدزبانی کرنے لگے۔ اب ان کی
طرف سے مایوس ہو کر آج تیرے حضور حاضر ہوتے ہیں۔ کہ
تو ان پر اپنا رحم کر۔ ناں اگر وہ اپنے اندر کوئی اچھی تبدیلی پیدا
نہیں کرتے۔ اور دن بدن ضد اور ہٹ میں بڑھتے ہی چلے
جاتے ہیں۔ اور اگر وہ پیارے محمودؐ پر اسی طرح تیر چلانے
کا ارادہ رکھتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ ہمارے سینوں کو اسی طرح
سے زخمی کرتے رہیں تو پھر آے محمدؐ صلے اللہ علیہ وسلم کے
خدا۔ اے مسیحا کے بھیجنے والے اور اسلام کو بچانے کا
وعدہ کرنے والے خدا آ۔ اے بیکسوں اور مظلوموں کا
بدلہ لینے والے آ۔ اور اپنی تمام طاقتوں کیساتھ آ۔ اور ہم
غریبوں کی مدد کر۔ حق و باطل کو ظاہر کر۔ تاکہ دنیا ہلاکت سے
بچکر سلامتی کی منزل کی طرف قدم بڑھائے۔ جو ہم میں کمزوری
ان کو طاقتور بنا۔ اور جو منافقت کا جامہ پہنکر دوسروں کی
تباہی کا موجب ہوئے ہیں ان کو تو جڑ سے اکھیڑ کر علیحدہ
کردے کیونکہ بہتری اسی میں ہے۔

ہمارے مبلغ کیونکر کامیاب ہو سکتے ہیں

(قابل توجہ مبلغین سلسلہ احمدیہ)

آج جبکہ حضرت خلیفۃ ثانی فضل عمر رضی اللہ عنہ بتائید ایزدی
تبلیغ اسلام کیلئے مبلغ پیدا کرنے کیلئے رات دن کوشش
فرما رہے ہیں اور ہمارے بہت سے نوجوان دوست آپ کے
حکم کے ماتحت اس اہم کام کیلئے تیار ہو رہے ہیں۔ ضروری
معلوم ہوتا ہے کہ ایسے نوجوانوں کی آگاہی کیلئے چند ضروری
امور پر روشنی ڈالی جائے جو انکی ذات سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔

ان لوگوں پر جو اسلامی تاریخ سے تھوڑی سی بھی واقفیت
رکھتے ہیں یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے وقت کے مسلمان کوئی اتنے عالم فاضل نہ تھے نہ ہی اس زمانہ
میں مذہب کا اتنا چرچا تھا۔ جتنا آجکل دیکھا جاتا ہے ان دنوں
اخبارات و رسالہ جات کا کوئی سلسلہ نہ تھا۔ اسلام کے
پاس نہ کوئی سلطنت تھی نہ کوئی اور دنیوی وجاہت۔ غریب
اور بیکس مسلمان اپنے پیارے محمدؐ کا ہر نرم و گرم میں ساتھ
دیتے تھے ان کی بیکسی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے
کہ اہل وطن نے جب حد سے زیادہ تشدد سے کام لیا تو ملک
حبش میں جاکے مجبور ہوئے جو آئے دن لوگوں کو انکی طرف
کھینچتی چلی جاتی تھی۔ وہ کیا خوبی تھی جو غیر اقوام کے سلیم الفطرت
افراد کو ان کی طرف مایل کر دیتی تھی وہ کونسا حسن تھا۔ جو ان کو اس
اسلامی سادگی پر فریفتہ کر دیتا تھا۔ غور کرو اور خوب غور کر کے دیکھو
تو یہی پاؤ گے کہ وہ چیز جو اس قدر جذب کرنے کی طاقت رکھتی
تھی۔ وہ ایک ہی تھی اور وہ تھا ان کا اپنا نیک نمونہ
انکی معصومانہ حالت انکا پاک چال چلن۔ ان کی وسیع شفقت
ان کی خوش معاملگی وغیرہ وغیرہ ایسی باتیں تھیں جسکے ہوتے ہوئے
ان کو ضرورت نہ تھی کہ لوگوں کے قلوب پر فتح پانے کیلئے کوئی
اور ہتھیار استعمال کرتے۔ دشمنان اسلام اشاعت اسلام کے
متعلق لاکھ باتیں بنائیں اور اس کے منور چہرہ کو غیر اقوام کی نظر میں
بدنما بنانیکی لاکھ کوششیں کریں وہ ہرگز ہرگز اس سچائی کو چھپا نہیں
سکتے جبکا ایک عالم مشاہدہ کر چکا ہے۔ تعصب کی پٹی آنکھوں
سے اتار کر دیکھو تو یہی نظر آئیگا کہ اسلام کسی تلوار کے زور سے کسی
دنیوی وجاہت کے زور سے کسی بحث و مباحثہ کے ذریعہ نہیں پھیلا
بلکہ یہ تو اہل اسلام کا پاک اور سادہ نمونہ ہی تھا جس نے کہ بڑے
بڑے متکبر لوگوں کے سروں کو جھکا دیا۔ پس جب یہ حالت ہے
اور عملی طور پر اسبات کا تجربہ ہو چکا ہے تو اس پہلو کو بالکل ترک
کر کے اپنی طرف سے کوئی نیا طرز تبلیغ (اشتہار اول درجہ کی
قسم ہے۔ کون نہیں جانتا کہ ہمارے پاس وہی قرآن مجید موجود
ہے۔ جو آج سے ۱۳۰۰ سو سال پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے

'83

پاس تھا - اسلام کا وہی خدا ہے جو پہلے خدا تھا - روزے رکھنے کو تو اب بھی لوگ ویسے ہی روزے رکھتے ہیں - جیسے کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رکھتے تھے - نمازیں بھی بظاہر ویسی ہی پڑھی جاتی ہیں - جیسے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت پڑھی جاتی تھیں - پھر کیا وجہ کہ مسلمان چند صدیوں سے دن بدن ہلاکت اور ذلت و ادبار کے گڑھے کیطرف بڑھے جاتے ہیں - اس کی وجہ صرف ایک ہے وہ یہ کہ اعمال صالحہ کا پہلو بالکل مفقود ہو چکا ہے - حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو قایم رکھنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں وعدہ کیا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون - اسی وعدہ کو پورا کرنیکے لئے جب کبھی اہل اسلام کی عملی حالت میں نقص پیدا ہوگیا - اسنے ایک مجدد کو لوگوں کی عملی حالت درست کرنیکے بھیجا - چودھویں صدی ایک ایسی مشئوم صدی ہے - جسکی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بار بار دی ہے - اور اس صدی کے خطرات سے محفوظ رہنے کیلئے حد سے زیادہ تاکید فرمائی اس لئے کہ یہ ایک مادہ پرستی کی صدی تھی - جس میں کہ نام کو تو مسلمان پائے جاتے تھے - مگر حقیقی مسلمانوں کا پایا جانا ناممکن تھا جہالت کا زور تھا - اور طرح طرح کے فتنہ اور فساد برپا تھے - ایسی حالت میں مسیح موعود علیہ السلام کا آنا بھی اسی غرض کیلئے تھا - تاکہ سلسلہ توہمات اور لچریات کو دور کرکے مسلمانوں کی عملی حالت ٹھیک کیجائے اور وہ روحانیت پیدا کی جائے کہ لوگ مادہ پرستی سے ہٹکر خدا پرستی کیطرف آجائیں - اس کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دامن پکڑنا ضروری تھا - حضرت نے لوگوں کو اپنے نمونہ اور پاک تعلیم سے پاک کیا - اور ایک مقدس جماعت بنیاد ڈالی - اور وہ کامیابی حاصل کر دنیا جانتی ہے اس تمام تعلیم کے ساتھ عملی نمونہ ہی تھا جسنے کہ لوگوں کو آپ کی طرف کھینچا ورنہ لیکچرار اور فلاسفر تو سینکڑوں پائے جاتے تھے مذکورہ بالا بیان سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ ہمنے اسلامی تعلیم کو نئی روشنی میں پیش کرنیکے پہلو کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے - حقیقت میں دیکھا جائے تو یہ زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بہت مختلف ہے - اس وقت علم کا زور ہے - ہر ایک بات کی کہاں اتاری جاتی ہے ایمان بالغیب کیطرف بہت ہی کم توجہ کیجاتی ہے اور براہین قاطع کے بھوکے پیاسے ہیں - علماء نے جھوٹے قصے کہانیاں مشہور کرکے اسلام کے اصلی منور چہرہ کو چھپایا ہوا ہے - ضرورت ہے کہ اسلام کو اصلی رنگ میں نیو لایٹ میں پیش کیا جاوے - اور ان دلایل کو کھول کھول کر دنیا کے سامنے رکھا جائے - جسکا ایک نہ ختم ہونے والا ذخیرہ حضرت اقدس مسیح موعود نے ہمیں عطا کیا ہے - لیکن بات یہ ہے

کہ ہمارے لیکچر ہمارے وعظ ہماری لمبی لمبی تقریریں ممکن ہے کہ تھوڑی دیر تک لوگوں کو خوش کریں اور ان میں قدرے جوش پیدا کردیں - مگر وہ دائمی اثر پیدا نہیں کرسکتیں - جب تک کہ ہم اپنے عملی نمونہ کو بطور شاہد کے پیش نہ کریں کیسا بیشرم اور بیغیرت ہے وہ انسان جو ممبر پر چڑھ کر گلا پھاڑ پھاڑ کر لوگوں کو تو یہ نصیحت کرے کہ دیکھو جھوٹ نہ بولو - زنا نہ کرو - حرام نہ کھاؤ - ظلم نہ کرو مگر آپ جھوٹی گواہی بھی دیتا ہے - چھپکر زنا بھی کرتا ہے حرام کا مال بھی کھاتا ہے لوگوں پر ظلم بھی کرتا ہے - اگر ایسے مبلغ دنیا کے ہر کونہ میں بھیجدیئے جائیں - اور اگر ان کے ساتھ مالی امداد بھی کثرت سے ہو - وہ لیکچرار بھی اعلےٰ درجہ کے ہوں - تو وہ ہرگز ہرگز کسی شخص کو راہ ہدیٰ پر لا نہیں سکتے - جب تک کہ وہ عملی نمونہ نہ دکھائیں - لیکن اگر اس کے مقابل پر ایک خالص متقی بے غرض انسان دنیا کے کسی حصہ میں چلا جائے تو وہ ایک گمنام کونہ میں بیٹھکر وہ کام کرسکتا ہے جو بڑے سے بڑے مشن سے بھی نہیں ہوسکتا - پس اگر ہم کامیابی کا چہرہ دیکھنا چاہتے ہیں - اگر ہم حقیقتاً دنیا کو ہلاکت سے بچانیکے لئے اپنے اندر سچی تڑپ رکھتے ہیں - تو ضروری ہے کہ ہم اپنی اصلاح کریں اور اپنا پاک نمونہ لوگوں کے سامنے پیش کریں - کیونکہ جب دنیا کے سامنے وہ دلایل بیّنہ پیش کرینگے - جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتب کے ذریعہ ہمیں عطا کئے ہیں اور ساتھ ہی اپنے آپ کو نیک نمونہ بنائینگے تو ہمارے اندر وہ برقی طاقت پیدا ہو جائیگی جو دور دور سے لوگوں کو ہماری طرف کھینچے گی - اور ہماری طاقت اس قدر بڑھ جائیگی کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت بھی اس کے مقابل پر ہیچ ہوگی -

الحکم کی پالیسی

(اسسٹنٹ ایڈیٹر الحکم)

ہم نے الحکم کی روش کے متعلق پچھلے نمبر میں کچھ لکھا تھا - جسکا صرف اتنا مطلب تھا - کہ ہمارے نام لگاتار ایسا مضمون بغرض اشاعت نہ ارسال فرمادیں - جو اسی قسم کے بیجا ذاتی حملوں سے پر ہو جس قسم کے مضامین کہ پیغام میں پائے جاتے ہیں جو آنکھیں رکھتے ہیں وہ خود اپنی آنکھوں سے ہمارے اس اعلان کے آخری حصہ کو غور سے پڑھیں - مگر ہمارے بعض دوستوں نے سرسری نظر سے پڑھ کر بغیر سوچنے سمجھنے چلانا شروع کردیا ہے کہ دیکھو الحکم نے تو اب اپنی پالیسی ہی بدل لی ہے - اور ان کے ایسے کلمات شایع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو یہ دکھایا جاوے کہ الحکم اب مسئلہ خلافت پر کچھ نہیں لکھیگا - اور ان بے بنیاد الزامات کی تردید نہیں کرے گا - جو اس کے امام و مقتداء حضرت صاحبزادہ میرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ پر لگائے جاتے ہیں - ہم حیران ہیں کہ ہماری عبارت کا وہ کونسا فقرہ یا حصہ ہے - جس سے ان صحیح دماغوں نے یہ نتیجہ نکالا ہے - ہم ایسے دوستوں کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کرتے ہیں کہ وہ مہربانی فرماکر ۲۸ مئی کے الحکم کے صفحہ ۵ کے دوسرے کالم کی پہلی دس سطر کو غور سے پڑھیں - وہاں تو یہ لکھا ہے :-

اللہ تعالےٰ کے فضل سے کوئی ایسا سوال باقی نہیں رہا جسکا کافی و شافی جواب ہماری طرف سے نہیں دیا گیا - ثبوت مسیح موعود پر کفر و اسلام اور خلافت احمدیہ کے مسایل پر وہ خامہ فرسائی ہو چکی ہے کہ اب دل نہیں چاہتا کہ ان پر کچھ لکھا جاوے لیکن چونکہ جماعت کے تمام لوگ اس مقدس انسان (خلیفہ ثانی) کے ہاتھ پر جمع نہیں ہوئے اس لئے ان مسایل کو بکلی ترک کر دینا بھی مناسب نہیں ہماری محبت اور ہمدردی کا تقاضا یہی ہے کہ ہم جب تک تمام دوسروں کو ایک راستہ پر کھڑا نہ کر دیں تب تک وقتاً فوقتاً حسب ضرورت ان مسایل پر روشنی ڈالتے رہیں"

اب کس منطق کی رو سے مذکورہ بالا نتیجہ نکالا جاسکتا ہے - افسوس ابھی تک ہمارے بعض دوستوں کی جذباتی عادت دور نہیں ہوئی - اب اس غلط فہمی کو دور کرنیکے بعد ذاتی حملہ کی تشریح بھی کر دیتے ہیں - سو جو رہ صورت میں مختلف قسم کی بحث ہو رہی ہے - بعض واقعات تو ایسے ہیں جنکو ہمارے بعض لاہوری دوست حقیقت کے خلاف پیش کرتے ہیں اور ان میں انکا اپنا تعلق بھی ہوتا ہے - ایسے موقعہ پر ضرورت ہوتا ہے کہ اس معاملہ کو صاف کرنے کیلئے کسی صاحب کا نام لیا جائے تو اس نام لینے کو ذاتی حملہ خیال کرنا بیوقوفی ہو مثلاً الحکم کے ۷ جون کے پرچہ میں ہمنے مولوی محمد علی صاحب کی ایک تقریر درج کی ہے - یہ دکھانیکے لئے مولوی صاحب موصوف کے زمانہ ماضی اور حال کے اعتقادات میں فرق عظیم ہے - اب اس کو اگر کوئی ذاتی حملہ سمجھ لے تو اسکی حماقت ہے - ہمارا کیا قصور ہے - اب رہا الحکم کی پالیسی کے متعلق سوال سو اس کے لئے حرف ہے کہ الحکم اپنی پرانی روش کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑیگا - وہ اسی چٹان پر نہایت مضبوطی سے کھڑا ہے جو ابتداء سے سلسلہ احمدیہ کا ایک زبردست آوگن ہے - اس کے نزدیک حقیقی اسلام احمدیت ہی ہے - پس احمدیت کا پھیلانا حقیقی اسلام کا ہی پھیلانا ہے - اس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور اس نے آجتک دعوی مسیحیت کو پیش کرنے سے گریز نہیں کیا - کوئی دنیوی لالچ اسپر اپنا اثر ڈال نہیں سکتا - سینکڑوں نہیں اگر ایک بھی خریدار نہ رہ جائے تو اس پالیسی کو ہرگز ہرگز نہیں چھوڑیگا - وہ کسی بزدل کیطرح یہ کہکر دم مارکر نہیں بیٹھ جائیگا کہ **تبلیغ کا میدان و مسیح بے احمدیت کو**

پیش کرنیکی ضرورت نہیں۔ پہلے ہمیں دنیا کی اخلاقی حالت کو ٹھیک کر لینے دو۔ وہ اولیاء ہوشیار اور بہادر سپاہی ہے کہ خدا کے فضل سے دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کی ننگی تلوار کو ہاتھ میں لیکر صف دشمن کے مقابل تن تنہا لڑنے کو ہر وقت تیار ہے۔ وہ ست دشمن اسکی قوت جماعت کا مشاہدہ کر چکے ہیں۔ پس نادان دشمن سن۔ امکان کہاں کہ سن تیری پند و موعظت کوئی الہام کو کبھی اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی ہے وہ سست رفتار ہرن جو ہر وقت چھوٹی سی نشتر ہاتھ میں لیکر مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے۔ سن لے منے سن لے ہرگز الہام کو اپنی طرح ضمیر فروش نہیں پائیگا اگر تو اپنی حرکات بد سے باز نہیں آئیگا تو یاد رکھ تیری کند نشتر ابھی اس کے قریب بھی پہونچنے نہ پائیگی کہ اسکی تیز تلوار فوراً تیرے سینہ سے پار ہو جائیگی۔

Digitized by Khilafat Library

خلافت حقہ کے متعلق لکھنا کیوں ضروری ہے

(مسئلہ تبلیغ اور ہولی)

ہمارے بعض دوستوں کا خیال ہے کہ جب تبلیغ کیلئے اتنا وسیع میدان پڑا ہوا ہے تو منکرین خلافت کے اعتراضوں کے جواب دینے میں وقت ضائع کرنے کا کیا فایدہ؟ مگر افسوس اگر ان کو توسیعت کے اصولوں کا ذرہ بھی علم ہوتا۔ تو وہ ایسے خیال کو اپنے دماغ میں کبھی جگہ نہ دیتے۔ توسیعت کی ترقی کا مدار وحدت پر ہے۔ جب تک وحدت قومی نہ ہو کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ جو لوگ جو یہ کہتے ہیں مختلف گروہ ہونے سے ہر ایک گروہ اپنی پوری طاقت صرف کرتا ہے تو ترقی اور بھی زیادہ ہوتی وہ محض اپنی ناواقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ قوم جنکا عیب کہ تمام دیگر اقوام پر ہو اور کوئی دوسری قوم اس کے سامنے سر نہ اٹھا سکتی ہو۔ اگر دو حصہ پر تقسیم ہو جائے تو وحدت قومی کے اٹھ جانے سے اسکی طاقت یقیناً دوسری اقوام کی نظر میں کمزور ہو جائے گی۔ پس اس وحدت کو قایم رکھنے کیلئے اسلام نے ہر طرح سے کوشش کی ہے۔ مانا کہ طبایع انسانی مختلف ہوتی ہیں مگر باوجود اس اختلاف کے اسلام میں ایسے اصول ہیں کہ دینی اور دنیوی کام کرتے وقت ان کو اکٹھا کر سکتے ہیں ایک قوم کیلئے وحدت نہایت ہی نازک وقت ہوتا ہے جبکہ ان کی قومی طاقت دو ٹکڑوں میں تقسیم ہو جاتی ہے اور ایسے نازک وقت میں ہر ایک ہی خواہ قوم کا فرض ہے کہ وہ وحدت کو بچانے کیلئے سر توڑ کوشش کرے۔ لیکن وہ کوشش کسی مردود اور غلط اصول پر مبنی نہ ہو۔ بلکہ سراسر اخلاقی جرأت اور ایمانداری سے پر ہو۔ وحدت قومی کو برقرار رکھنے کے لئے تمام حقیقی لیڈران قوم کوشش کیا کرتے ہیں۔ اگر حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے موقعہ پر غور کرو تو صاف معلوم ہو جائیگا کہ آپ کی تجہیز و تکفین سے جو کام حضرت ابوبکر رضی نے کیا تھا وہ یہی تھا کہ منافقین اور مفسدین کے فساد کو مٹایا۔ مفسد اور فتنہ پرداز لوگ ہر قوم میں موجود ہوتے ہیں کمزور طبایع کے لوگ جو کبھی بھی اخلاقی جرأت سے کام نہیں لیتے اور دینوی وجاہت کے آگے مذہبی اصولوں پر خاک ڈال دیتے ہیں۔ ہر جگہ پائے جاتے ہیں کسی ابتلا کے موقعہ پر انکا ڈگمگا جانا اور اپنے اصولوں سے غفلت کرنا اور اپنی کمزوری میں دوسروں کو بھی شامل کرنا ایک ایسی بات ہے۔ جو ہر روز دنیا میں دیکھی جا سکتی ہے اور درحقیقت یہی لوگ قوم کیلئے ایک گندے مواد کا کام کرتے ہیں۔ جب تک اس گندے مواد کو نہ نکالا جائے تب تک قوم کا وجود خطرے میں ہوتا ہے۔ حضرت ابوبکر کے بعد حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ کے وقت بھی مفسد لوگ موجود تھے جنکے ساتھ ان خلفاء کی لڑائیاں ہوئیں اور وہ بھی بظاہر مسلمان ہی تھے۔ اہل اسلام کا بڑا حصہ تو اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ خلفاء الراشدین نے جو خانہ جنگی کی وہ بالکل بجا تھی۔ کیونکہ ان کی غرض فساد کو مٹانے کی تھی۔ اور وہ مسلمان تھے جو ان کے ساتھ ان جنگوں میں شریک تھے وہ بھی بجانب حق تھے۔ پھر اگر ان دنوں کوئی کمزور دل انسان اپنی زبان سے یہ کلمات نکالتا کہ جن مسلمانوں نے اس وقت جنگوں میں خلفاء کا ساتھ دیا ہے اور خلافت کی حمایت میں خون کیا ظلم و تعدی سے کام لیا ہے اور ہولی کھیلی ہے تو یقیناً آجتک اسکے گلے میں لعنت کا طوق پڑا رہتا۔ آخر کچھ غور تو کرو کہ ان خلفاء کے مقدس وجودوں کو برا کہنے والے دنیا کی نظر میں ذلیل و رسوا ہو رہے ہیں۔ یا اعلےٰ مقام پر کھڑے ہیں۔ حضرت امام حسینؓ کو کربلا کے میدان میں شہید کرنے والے کا نام کیا عزت سے لیا جاتا ہے۔ پس اگر اس وقت فتنہ پرداز لوگوں کو برا خیال کیا گیا۔ ان کے خلاف جنگ و جدال کو روا رکھا گیا حالانکہ وہ بھی دعوی مسلمانی رکھتے تھے۔ تو کیا وجہ ہے کہ آج خلافت کی تائید میں لکھنے والے اور لوگوں کی بگڑیاں اچھالنے والے قرار دیئے جائیں۔ اب ہم اس برے خیال کے تمام دوستوں اور خصوصاً اپنے ہمعصر سے پوچھتے ہیں کہ کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہزار ہا تکالیف کے بعد اس جماعت کو قایم نہیں کیا تھا؟ کیا اسکی جماعت میں تفرقہ ڈالنے والے انسان متقی کہلائے جا سکتے ہیں؟ کیا اس قلمی جنگ کی ابتدا منکرین خلافت کیطرف سے نہیں ہوئی؟ کیا سب سے پہلے انہوں نے حضرت صاحبزادہ صاحب و دیگر بزرگان ملت کی پاک زندگیوں پر ناپاک حملے نہیں کئے؟ کیا انہوں نے خفیہ طور پر ٹریکٹ شائع کر کے قوم میں فساد نہیں ڈالا؟ کیا انہوں نے حضرت مسیح موعود کے رسیوں کے بارے میں سخت اور گستاخانہ الفاظ استعمال نہیں کئے؟ کیا انہوں نے صاحبزادہ صاحب کو دنیا پرست اور پوپ نہیں کہا؟ کیا اُن کی یہ کارروائی تمہارے خیال میں حضرت مسیح موعود کی کارروائی کے خلاف نہیں؟ پس جب یہ حالت ہے انسان تعالیٰ کی موجودگی میں ہماری طرف سے کسی نے سخت کلمہ لکھا یا تو ہمارے

کے پیش نظر رکھتے ہوئے۔ کونسی آفت آگئی کہ آپ لوگوں نے چلانا شروع کر دیا۔ اگر آپ لوگوں کا ایمان ہے۔ کہ حضرت صاحبزادہ صاحب خلیفہ برحق ہیں تو اس کے مقابل یہ بھی ماننا پڑے گا کہ اسکی مخالفت کرنے والے ان پر اتہام کا سلسلہ باندھنے والے

مفسد اور فتنہ پرداز ہیں تو کیا قوم کے سادہ لوح اصحاب کو ان کے واؤ پیچ سے بچانیکے لئے ضروری نہیں کہ ان کی افتراء پردازیوں کو دور کیا جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر خلفاء الراشدین کی حمایت کرتے ہوئے ان الزامات کو دور کرنیکی کوشش کرنا جو ان کے سر پر لگائے جاتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے تو کیا وجہ ہے کہ ہم موجودہ منکرین خلافت کی غلط بیانیوں کی تردید نہ کریں۔

اب ہم مسئلہ تبلیغ پر غور کرتے ہیں اس میں کچھ شک نہیں کہ تبلیغ کیلئے بڑا وسیع میدان ہے اب سب سے پہلی بات جو ہمیں پیش کرنی ہے اور جو بطور امانت ہمارے پاس ہے وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی ہیں۔ ہم نے وہ تجدید پیش کرنی ہے جو حضرت نے کی اور اس کام کو کرتے ہوئے اپنی جماعت کا نیک نمونہ دکھانا ہے۔ آخر کوئی دوسرا شخص جو ہمارے سلسلہ میں داخل ہوگا تو کسی خوبی کو دیکھکر ہی آئیگا۔ اگر وہ دیکھتا ہے کہ وہاں بھی آپس میں کشتم کشتا ہو رہی ہے تو اس کو اپنے فتنہ و فساد میں پھنسنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ پس لوگوں کو تبلیغ کرنے سے پہلے ہمارا فرض ہے کہ ہم پہلے اپنی اصلاح کر لیں۔ اور ان باتوں کو جو تبلیغ کے راستہ میں روک ہیں دور کریں۔ اور فتنہ و فساد کے مادہ کو بالکل نکال دیں۔

پس جو شخص ایسی حالت کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور اچھی طرح سمجھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی پاک جماعت کا ایک حصہ گمراہی اور خطرناک غلطیوں کا شکار ہو رہا ہے اور نہ پھر نہ خود اس فساد کو دور کرنیکی کوشش کرتا ہے نہ دوسروں کو دور کرنے دیتا ہے اور تبلیغ کا میدان وسیع اور ہولی کے الفاظ زبان سے نکال کر پہلو تہی کرتا ہے اور اپنی اخلاقی کمزوری کو چھپاتا ہے۔ اور منکرین خلافت کو تو ان کی سخت بیانی اور گالی گلوچ پر نصیحت نہیں کرتا۔ اور ہماری طرف سے جو جواب نکلے اس پر شور مچانا شروع کر دیتا ہے۔ اور منکرین خلافت کو ایک اور حملہ کرنے کی جرأت دیتا ہے۔ ہمارے خیال میں نہایت کمزور دل واقع ہوا ہے۔ اور ڈر ہے کہ اس کی غیرت بالکل ہی مفقود نہ ہو جاوے۔ پس ایسے دوست کو چاہیئے کہ اپنے ایمان کا فکر کرے۔

خلافت احمدیہ اور ہمعصر ملت!

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خلافت کا قایم ہونا کوئی ایسی بات نہ تھی جو سنت نبی کریم یا اصول منہاج نبوۃ کے خلاف تھی۔ وہ لوگ جو اسلام کی تعلیم سے معمولی واقفیت بھی رکھتے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ جب تک ایک امام کے ماتحت ہو کر کام نہ کیا جائے۔ تب تک کوئی قوم ترقی نہیں کر سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد اگر کسی اصول پر عمل کیا گیا۔ تو یہی تھا۔ یہ ایک علیحدہ بات ہے کہ ہمارے مخالف انہیں واقعات کو توڑ مروڑ کر کسی اور رنگ میں پیش کر دیتے ہیں۔ یہ ایک ایسی بات ہے کہ جس سے کوئی سلیم الفطرت انسان بھی جس کو ذرا بھی خشیۃ اللہ ہو انکار نہیں کر سکتا۔ خصوصاً ان لوگوں کیلئے جنہوں نے امام الزمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پہچانا اور اس کے ہاتھ پر بیعت کی اسکا سمجھنا کوئی دشوار نہ تھا۔ کیونکہ انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ دنیا میں اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ لوگ کسطرح آیا کرتے ہیں۔ اور کسطرح انکی مخالفت ہوتی ہے۔ اور وہ اپنے سلسلہ کے قیام و بقا کیلئے کیا کیا کوششیں کرتے ہیں۔ ہمیں بار بار تعجب ہوتا ہے کہ ہمارے وہ دوست جو مسیح موعود کے مقربین میں شمار کئے جاتے تھے وہ بھی اس بات کو نہیں سمجھ سکے۔ خلافت ثانیہ پر گھر کے مخالفوں نے تو نہایت بدنیتی سے اعتراض کئے ہیں مگر غیر احمدی علماء نے جو اپنے خیالات ظاہر کئے ہیں وہ عین خلافت کی تائید میں ہیں۔ اگرچہ انہوں نے مسیح موعود کو نہیں پہچانا۔ لیکن اسلامی تاریخ اور عام مسایل دینیہ پر غور کرنے سے تو وہ اس نتیجہ پر پہونچ سکتے ہیں کہ اگر میرزا صاحب ہی مسیح موعود ہوں تو ان کے بعد جو کارروائی ہونی چاہیئے تھی۔ وہ وہی ہے جو حضرت صاحبزادہ صاحب اور ان کے متبعین نے کی ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب جو اس سلسلہ کے پرلے اور پکے دشمن ہیں جنہوں نے کہ اہل حدیث کے ہر نمبر میں جماعت احمدیہ پر نکتہ چینی کرنا اور اس کے پیشوا و مقتدا پر بیجا حملے کرنا اپنا فرض منصبی سمجھا ہوا ہے۔ انہوں نے بھی خلفاء راشدین کی طرز عمل کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ جو کچھ لکھا وہ اخباری دنیا سے پوشیدہ نہیں۔ آج ہم ایک اور ہمعصر کے خیالات کو اپنے دوستوں کے سامنے پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جس نے یہ نہایت آزادی سے خلافت ثانیہ اور منکرین خلافت کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس تحریر کی نقل کو ہم بلا تبصرہ بجھت پیش نہیں کرتے بلکہ اس میں صرف اتنا دکھانا چاہتے ہیں کہ خلافت ثانیہ کی ضرورت ایک ایسا آسان مسئلہ ہے کہ جسکو ہمارے غیر احمدی احباب نے بھی سمجھ لیا ہے مگر ہمارے اپنے دوست ابھی تک ادھر ادھر دھکے کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ہمعصر ملت اپنی ۲۷ مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے

"ہم کو مولانا مولوی نورالدین صاحب سابق مقتدائے اعظم فرقہ احمدیہ کی زندگانی ہی میں اس امر کا اندیشہ تھا کہ انکی وفات پر فرقہ احمدیہ میں سخت پھوٹ اور نفاق نمودار ہوگا۔ وہ تمام اصحاب جو خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کے رازدان دوستوں کے رویہ کو جانتے تھے۔ اس اندیشہ میں ہمارے ساتھ متفق تھے۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب کی وفات پر ہی ہوا جسکا کھٹکا تھا۔ لاہور کی اس پارٹی نے جو خواجہ کمال الدین صاحب کی فدائی ہے۔ بانئے فرقہ احمدیہ کے بڑے صاحبزادہ کی خلافت سے انکار کر دیا اور اتمام حجت کیلئے کہدیا کہ اب خلافت کیضرورت نہیں۔ ہم ان اصحاب کے مذہبی عقاید کی تنقید کرنا نہیں چاہتے اور نہ ہی یہ بات ہمارے فرایض میں شامل ہے البتہ اتنا کہتے ہیں ہیں درنگ نہیں اور شاید کسی کو بھی نہ ہو کہ کسی ایک جماعت کو متحد و متفق رکھنے کے لئے ایک مرکز کا ہونا لازمی ہے۔ اور جب تک کوئی قوم ایک شخص کو اپنا سردار یا رہنما لیڈر یا امام یا خلیفہ یا جو بھی کہو تسلیم نہ کرے۔ وہ کبھی بھی متحد نہیں ہو سکتی۔ ازروئے اسلام ہمارا ہر فعل ضوابط و قواعد کی پابندیوں سے جکڑا ہوا ہے رہتے مسافر ہوں تو ان کو بھی تاکید ہے کہ اپنے میں سے ایک کو سردار بنالیں۔ نماز کے وقت ایک سے زیادہ نمازی ہوں تو امام کا ہونا ضروری ہے اور یہ بات تو ایک بچہ بھی سمجھ سکتا ہے کہ کثیر التعداد جماعت کیلئے کسی ایک شخص کا امام ہونا لازمی بلکہ الزام ہے یہاں ہم امام کے اختیارات کی بحثوں میں پڑنا نہیں چاہتے البتہ اسلام کا حکم یہ ہے کہ خلیفہ اپنی مدد کیلئے مجلس شوریٰ قایم کرے مگر وہ اس مجلس کے فیصلہ کو ماننے پر مجبور نہیں ہے ٹرکی ایران میں جو دستوری حکومت ہے وہ یقیناً خلاف شرع ہے یہ دوسری بات ہے کہ جبر اور قہر سے جواز کا فتویٰ حاصل کر لیا جائے۔ ٹرکی و ایران میں وہاں کے حکمران اس وقت بمنزلہ کٹ پتلی کے ہیں۔ حالانکہ اسلام بادشاہ کو مجلس شورائے کے فیصلوں کو رد و مسترد کر دینے بلکہ بذاتہ مجلس کو نابود کر دینے کا اختیار دیتا ہے۔ خلیفہ کو مجلس شوریٰ کے قیام پر مجبور نہیں کیا گیا۔ صرف اخلاقی طور پر مجلس کے قیام کا شوہ مذہب نے دیا ہے دیں۔

معلوم ایسا ہوتا ہے کہ خواجہ کمال الدین کی پارٹی جو حزب الاحرار کی ایک شاخ ہے اپنے فرقہ کی خلافت کو ترکی و ایرانی دستور کا مثنے بنانے پر تلی ہوئی ہے۔ یا بالفاظ دیگر وہ اپنے فرقہ کی دھجیاں اسطرح بکھیرنا چاہتی ہے۔ جس طرح کہ دشمنان ملت نے ترکی خلافت اور ایرانی شہنشاہت کی بکھیڑی ہیں۔ بعض احباب کا خیال ہے کہ اگر خواجہ کمال الدین یا مولوی محمد علی صاحب خلیفہ بنائے جاتے تو لاہور کے احمدی اصحاب سر تسلیم خم کر دیتے اور خلافت کے منکروں پر نفاق و جھوٹ کا الزام لگاتے۔ بہرحال ہماری رائے یہ ہے کہ اگر لوگ فرقہ احمدیہ کو قایم رکھنا چاہتے ہیں تو ان کو خلافت کے سامنے جھکنا پڑے گا۔ ہاں اگر وہ اس فرقہ کی بیخکنی چاہتے ہیں یا خود احمدی رہنا پسند نہیں کرتے۔ اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ شریک حال ہونے کو بہتر جانتے ہیں تو یہ دوسری بات ہے اور ہم توقع نہیں رکھتے کہ سارے مسلمان ایک رشتہ اخوت میں منسلک ہو جائیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

دشمنان رسالت احمدؐ

(مرسلہ جناب مولانا مولوی ظہیر الدین صاحب لاہور)

سودجوت سر سبز زہ گو کام کچھ آسان نہیں۔ ہر قدم پہ کوہ ماراں و ہر گذر میں دشت خار۔ دنیا میں مختلف استعداد رکھنے والے لوگ موجود ہیں۔ اور ان میں سے بھی اکثر حصہ ان لوگوں کا ہے جو جہالت مجسم ہیں اگر ہم چاہیں کہ ان کو قرآن کریم کا کوئی ورق پڑھائیں تو اس کے لئے بھی عرصہ تک ان بغدادی قاعدہ پڑھانا پڑے گا۔ نکتہ چین لاکھ بک بک کریں عیب چین لاکھ عیب شماری کریں۔ لیکن ہمیں سوائے اس کے کوئی چارہ نہ ہوگا۔ جو سیکھنے والوں کو آہستہ آہستہ بقدر وسعت اور مقدرت کے سمجھاتے چلے جاویں۔ اگر چہ گدڑ کی آنکھوں والے لوگوں کو

من نور خود نہفتہ ز چشمان شپرہ ام!

پر عمل کر کے بھی سمجھانا پڑے تو وہ بھی سراسر حق ہوگا۔ جیسے کسی کو الجد سکھلا دینا بھی یہی معنے رکھتا ہے کہ اس نے قرآن پڑھنے کے قابل بنا لیا ہے۔ اسی طرح سے کسی کو یہ سکھلا دینا اور منوا دینا کہ فلاں ہوت یا رسالت کا مدعی ایک بدترین حقیقی اور راستباز شخص ہے ایک نہایت ہی عظیم الشان کام ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام چونکہ درحقیقت نبی اللہ تھے اور خدا تعالےٰ نے فرمایا تھا کہ دنیا میں ایک نبی آیا لیکن دنیا نے اُسے قبول نہ کیا۔ اُس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف پیرایوں میں سمجھانا شروع کیا۔ چونکہ اردگرد نکتہ پرداز موجود تھے۔ ادنیٰ ادنیٰ باتوں پر ٹھوکر کھانیوالے اور فی سبیل اللہ خرچ کئے ہوئے روپیہ کی پرتال کرنے والے لوگ چونکہ ہر طرف سے جمع تھے اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان الفاظ کے استعمال سے روکے رکھا جنسے فتنہ کا اندیشہ تھا۔ اور یہی ان کی راستبازی کا ایک بڑا بھاری نشان تھا اور ہے جس کو منکران رسول غلط فہمی سے ایک آڑ بنا رہے ہیں جس طرح ایسی حالت میں نبی کا لفظ استعمال کرنا جبکہ ارد گرد کوئی شخص بھی ان الفاظ کو قبول کرنے کو تیار نہ ہو باعث فتنہ و فساد ہے۔ اسطرح سے ایسی جماعت کے اللہ کر جو نبی اللہ کی رسالت اور نبوت کو منوانے کیلئے جان تک بھی دینے کو تیار ہو پھر اشخاص کا یہ شور مچانا کہ جس کو جماعت نبی اللہ اور رسول اللہ مانتی ہے۔ وہ رسول اور نبی نہ تھا۔ یہی جماعت میں تفرقہ اور فتنہ ڈالنا ہے۔

منکران نبوت و دشمنان رسالت کے مقابلہ میں فتنہ کو

مبارک باد۔ نہایت خوشی کی بات ہے کہ ہمارے نہایت ہی معزز دوست سید عبدالقوی شاہ صاحب (جو ڈاکخانہ فرید کوٹ میں ہیڈ کلرک ہیں) کی تخواہ میں انکی محنت اور دیانتداری کی وجہ سے ۱۰ روپیہ ماہوار کی ترقی ہوگئی ہے (یعنی ساٹھ روپیہ ماہوار سے ستر روپیہ ماہوار)

فرو کرنے کی خاطر اگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جیسے عظیم الشان نبی کو جب لفظ رسول اللہ کاٹنا پڑتا ہے اور اس طرح سے اپنے راستباز اور حقیقی معلم ہونیکا ثبوت دینا پڑتا ہے۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اگر فتنہ کو فرو کرنے کی خاطر طرح طرح کے پیرائے اختیار کئے تو کیوں اعتراض کئے جاتے ہیں۔ خدا تعالےٰ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اللہ کہکر پکارتا تھا۔ لیکن چونکہ اس لفظ سے فتنہ پڑتا تھا۔ اس لئے روزانہ بول چال میں ایسے الفاظ کا استعمال اوایل میں حضرت مسیح موعود نے منع کر دیا۔ لیکن آج جیسے ہر رنگ میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ڈنکا بج رہا ہے اور کوئی بھی مسلمان گوارا نہیں کرتا کہ وہ کسی ایک جگہ سے بھی جہاں محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہو لفظ رسول کو کاٹکر محمد بن عبد اللہ لکھدے۔ اور سنت محمدی پر کاربند ہووے۔ اسی طرح آج احمدی جماعت بھی اسی طور پر احمد نبی اللہ کا اقرار کرتی ہے۔ اور ہر ایک شخص جو احمد رسول اللہ کی رسالت سے منحرف ہے۔ اس کو قابل مواخذہ سمجھتی ہے۔ احمدی جماعت سے یہ بات پوشیدہ نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے وحی ہوئی تھی کہ

سیقول العدو لست مرسلا

یعنی عنقریب دشمن بول اٹھے گا کہ تو خدا کا بھیجا ہوا نہیں ہے۔ میرے دل میں ہمیشہ خیال اٹھتا تھا کہ ہمارے مخالفین تو سرے سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حق میں (نعوذ باللہ) مفتری علی اللہ اور دجال کذاب وغیرہ الفاظ بولتے ہیں یہ کن دشمنان رسول کا ذکر ہے۔ جو صرف اتنے الفاظ ہی بولیں گے کہ مسیح موعود رسول اور نبی نہیں ہیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ خدا نے وہ لوگ بھی دکھا دیئے۔ جو حضرت مسیح موعود کے حق میں ولی اللہ۔ مجدد۔ امام الزمان۔ مامور من اللہ۔ مقدس انسان۔ محدث۔ غرض تمام اسماء حسنہ بولنے کو تیار ہیں بلکہ بولتے ہیں۔ لیکن لکھتے ہیں تو بار بار یہی لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اور رسول نہیں ہیں۔ حیرانگی ہے کہ خود ہی تو لکھتے ہیں۔ کہ مسیح موعود کا مطلب رسول سے صرف اسقدر تھا۔ کہ خدا کی طرف سے بھیجا گیا۔ اور نبی کے لفظ سے صرف اسی قدر مراد ہے کہ خدا سے علم پاکر پیشگوئی کرنیوالا۔ اور پھر خود ہی یہ بھی لکھتے ہیں کہ مسیح موعود رسول اور نبی نہیں تھے اگر اس قسم کے مضامین لکھاروں کو دشمنان رسول کی فہرست میں نہ لکھیں تو کیا کریں۔ جب ہم خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ جو معنے نبی اور رسول کے حضرت مسیح موعود نے کئے ہیں اور جن معنوں کے رو سے کسی کو خدا کے نزدیک نبی اور رسول کہا جاتا ہے۔ انہیں معنوں کے رو سے ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نبی اور رسول کہتے ہیں تو پھر زیادہ آہ و فغان کا کیا مطلب کسی پہلو سے ایمان لے آؤ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نبی اللہ اور رسول اللہ ہے۔ ہم آپ کے خادم ہیں ورنہ یاد رکھو رسالت احمد کا انکار کر کے اچھا پھل نہ پاؤ گے۔ بھائیو یہ کتنے خوف کا مقام ہے کہ وہی لوگ جو غیر احمدیوں کو احمدی بنانے کے دعویدار ہیں اور زبان سے بڑی بڑی قربانیوں کے احسان جتلاتے ہیں۔ اور جنہوں نے احمد کے ہاتھ پر بیعت کر کے احمدی بننے کا اقرار کیا تھا۔ وہی آج احمد سے منہ پھیر رہے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ جسکو تم احمد سمجھتے تھے اور جسکے ہاتھ کو احمد کا ہاتھ سمجھ کر تم نے بیعت کی تھی وہ غلام احمد ہی تھا۔ اور احمد بھی تھا وہ امتی بھی تھا اور وہ رسول اللہ بھی تھا تو امتی ہونے کا اقرار کر لیتے ہیں۔ لیکن رسول اللہ ہونے کا انکار کر دیتے ہیں جب پوچھا جاتا ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کا ہاتھ احمد کا ہاتھ نہ تھا۔ اور کیا احمد کے ہاتھ پر بیعت کرنیوالوں کو ہی احمدی نہیں کہا جاتا۔ تو جواب دیتے ہیں کہ احمد تو محمد رسول اللہ تھا۔ اور جس احمد کے ہاتھ کو ہم نے احمد کا ہاتھ کہا تھا وہ درحقیقت میرزا صاحب کا ہاتھ تھا۔ اور میرزا صاحب غلام احمد تھے احمد نہ تھے۔ احمد تو درحقیقت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تھے۔ اور جو محمد رسول اللہ پر ایمان لاتا ہے۔ خواہ وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا انکار کرے لیکن وہ حقیقی احمدی ہے۔ لیکن جب پوچھا جاتا ہے کہ آپ کے اس اعتقاد کے ماتحت تو تمام مسلمان ہی احمدی ہیں۔ اور جب تمام اہل اسلام احمدی ہی ہیں۔ تو پھر اہل اسلام کو غیر احمدی قرار دیکر ان سے احمد کے نام پر بیعت لینا اس کے کیا معنے؟ اہل اسلام کو غیر احمدی جیسے مکروہ اور گھناؤنے الفاظ سے پکارنا اس کا کیا مطلب؟ تو پھر کچھ بھی جواب بن نہیں پڑتا۔ جب بار بار پوچھا جاتا ہے۔ کہ اگر حضرت میرزا صاحب کا ہاتھ درحقیقت احمد کا ہاتھ نہ تھا تو کیا بیعت کرتے وقت جھوٹ بولا گیا تھا جو کہدیا جاتا تھا کہ آج ہم احمد کے ہاتھ پر توبہ کرتے ہیں۔ تو پھر سوائے بغلیں جھانکنے کے اور کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ میں نے بہتیرا سوچا ہے کہ آخر اس قدر بے سمجھی کے وجوہات کیا ہیں میری سمجھ میں تو یہی آتا ہے کہ امامت اور امیر بننے کی خواہش نے لٹیا ڈبو دی ہے۔ حضرت مولوی نور الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چونکہ ان بزرگوں کی خواہشات پر پانی نہیں پھیرا تھا۔ اور ان عالی ظرف لوگوں کے خیالات کا کماحقہٗ قلع قمع نہیں کیا تھا۔ اسلئے یہ لوگ ایک موہوم امید پر نظر جمائے بیٹھے رہے۔ لیکن جب امامت کا وقت آیا تو نبی اللہ کا بیٹا ہاں وہ بیٹا جسکے حق میں خود نبی اللہ نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے کہ وہ نو برس کے اندر اندر پیدا ہوگا الا مصلح موعود بشیر ثانی ہاں عمر پائیگا اور فضل لائیگا الا محمود احمد ہی ہے۔ ایسا بیٹا اور ہر طرح سے قابل بیٹا۔ باپ کے علوم کا وارث بیٹا۔ باپ کے تمام دعاوی پر ایمان لانیوالا بیٹا۔ ہاں وہ بشیر الدین محمود احمد فرزند ارجمند جب اپنے باپ کی جماعت کا خدا کے فضل و کرم سے امام اور امیر بن جاتا ہے اور اپنے باپ کا خلف رشید ہونے کا ثبوت دیتا ہے تب وہ لوگ جن کو امامت کی خواہش تھی نا امید ہو کر بے سمجھی سے کلام کرتے ہیں اور ایسے ایسے متضاد خیالات کی اشاعت کرتے ہیں۔ کہ میرے جیسے احمدؐ کے پاگلوں کو بھی وہ مضامین پڑھ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ (باقی آئندہ)

احمدؐ رسول ہے

(مرقومہ جناب مولانا مولوی غلام محمدؐ صاحب بی۔ اے)

اللہ تعالےٰ کی رحمت کے دروازے ہمیشہ کھلے ہیں۔ اور ہمیشہ تک کھلے رہیں گے۔ خدا تعالےٰ ہر وقت انعام کرنے پر طیار ہے۔ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فداہ ابی و امی و روحی۔ جو اللہ تعالےٰ کیطرف ایک قدم اٹھاتا ہے۔ خدا اسکی طرف دو قدم اٹھاتا ہے۔ جو اللہ تعالےٰ کیطرف چلکر آتا ہے۔ خدا اسکی طرف دوڑکر آتا ہے۔ جو خدا کا ہو جاتا ہے خدا اس کا ہو جاتا ہے۔ خدا بیشک اپنے صفات اسماء اور افعال اور ذات میں غیر متغیر ہے۔ مگر ہر ایک شخص کے ساتھ وہ اسی طرح معاملہ کرتا ہے جیسا کہ وہ شخص اس کے ساتھ اخلاص کا معاملہ رکھتا ہے۔ وان من شیٔ الا عندنا خزائنہ وما ننزلہ الا بقدر معلوم اور ہر ایک شے کے ہمارے پاس خزانے ہیں۔ لیکن ہم مقرر اندازے کے ساتھ اس کو اتارتے رہتے ہیں۔ خدا بڑا وفادار ہے۔ وہ کسی کے اخلاص کو کبھی بھی ضایع نہیں کرتا۔ انہ من یتق ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ جو تقوی کرے اور صبر اور استقلال سے کام لے تو یہ بات یاد رکھو کہ اللہ تعالیٰ محسنوں کے اجر کو کبھی ضایع نہیں کرے گا۔ مسلمانوں کیلئے سورہ فاتحہ پانچ وقتوں میں پڑھنی ضروری قرار دی ہے۔ اور تمام مذاہب کا متفقہ مسئلہ ہے کہ اللہ تعالےٰ دعاؤں کو سنتا ہے۔ اور تیرہ سو برس سے برابر کروڑوں انسان دعا مانگ رہے ہیں کہ اے اللہ ہم کو وہ راہ دکھا جو نبی صدیق۔ شہید اور صالح چلا کرتے ہیں۔ اس کی قبولیت سے انکار کرنا خدا تعالیٰ کی طرف ظلم اور بے انصافی کو منسوب کرنا ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنے اوپر سے یہ الزام دور کر دیا اور عین اس وقت جبکہ اسلام پر بدر کی صدی آئی اس وقت اللہ تعالےٰ نے موعود نبی کو بھیجدیا۔ جسکو صحیح مسلم میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نبی فرما چکے ہیں۔ اور ثابت کر دیا۔ کہ

ہم نے تم میں نبی پیدا کر کے انبیاء کی راہ دکھادی ہے کہ انبیاء کسطرح دنیا میں آئے کسطرح انکی وفات ہوئی کسطرح اللہ تعالےٰ نے انکی مدد کی۔ اور کسطرح انکی وفات کے بعد جماعت پر زلزلہ آیا اور کسطرح اللہ تعالیٰ نے ان کو سنبھال لیا۔ ہم میں خدا تعالےٰ نے نبی پیدا کیا۔ اور اس کے بعد صدیق کھڑا کر دیا۔ اور اب تیسرا دور فاروقی شروع ہے۔ سو ہم خدا تعالےٰ کا جتنا بھی شکر کریں تھوڑا ہے۔ کیونکہ اس نے ہمیں ایسے زمانہ میں پیدا کیا جس میں ہمنے اس دعا کی قبولیت کو دیکھ لیا جو صدیوں سے مانگی جارہی تھی۔ کیونکہ ہم نے۔ نبی۔ صدیق۔ شہید۔ اور صالحین کے زمانہ کو پالیا۔ یاد رکھنا چاہئے کہ جنہوں نے خلافت ثانیہ کے سایۂ عاطفت میں آنیسے اپنی اور استکبار سے کام لیا ہے۔ وہ صالحین میں داخل نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالےٰ نے فرمایا کہ زمرہ منکرین خلافت ثانیہ کا امیر صالح آدمی تھا۔ کاش ہمارے پاس بیٹھتا۔ اس الہام الٰہی سے معلوم ہوا۔ کہ خلافت کے منکرین صالحین نہیں ہیں۔ کیونکہ صالح وہ ہے جو نیک اثر کو قبول کرلے۔ سنو! حضرت صاحب فرماتے ہیں "پس اس طرح بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت میں نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ و امامکم منکم۔ یعنی وہ نبی بھی اور امتی بھی ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ پس مبارک ہیں وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے (الوصیت) پس وہ ہلاک ہونیسے بچیں جو صرف ایک ہی شق پر نظر دے رہے ہیں نبوت سے بالکل انکار کرنا ہلاکت کی راہ ہے۔ بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسے جلادیتی ہے جیسا کہ آتش سوزاں خس و خاشاک کو۔ اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے۔ خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کیلئے کھڑا ہو جاتا ہے۔ اور وہ اپنے برگزیدوں کیلئے اس قدر غیرت رکھتا ہے۔ جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے اور جوشہ ہوئی۔ جبکہ اس نے فرمایا انی مع الرسول اقوم الوم من یلوم واعطیک ما یدوم لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون ہ لا تخف انی نجیناک لدی المرسلون ہ انی انا اللہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا التیرن یا احمدی انت مرادی ومعی ہ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی ان الذین اٰمنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سلام قولا من رب رحیم وامتاز الیوم ایھا المجرمون۔ (الوصیت)

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔ اور اس کو ملامت کرونگا۔ جو اس کو ملامت کرے گا۔ اور تجکو وہ دونگا جو ہمیشہ رہے۔ تیرے لئے آسمان میں بڑا مرتبہ ہے اور ان لوگوں میں جو بصیرت رکھتے ہیں تو ڈر میرے حضور مرسل نہیں ڈرا کرتے۔ اللہ کا حکم آگیا۔ پس جلدی مت کرو یہ ایک بشارت ہے جو کہ نبیوں کو ملی تھی۔ اے میرے احمد تو میری مراد ہے اور میرے ساتھ ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرض کرلیا ہے کہ میں اور میرے رسول غالب رہینگے۔ ضرور وہ جو ایماندار ہیں۔ انکا قدم ان کے رب کے حضور بڑی مضبوط چٹان پر ہے رب رحیم کیطرف سے سلامتی کی بات ہوگی۔ اے مجرموں آج دن تم الگ ہو جاؤ" اس وحی الٰہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو صریح رسول فرمایا گیا۔ اور آپ کا اسم مبارک احمد رکھا گیا۔ افسوس یہ لوگ خدا کی غیرت سے نہیں ڈرتے۔ خدا کے فرستادہ پر بدظنی کرتے ہیں۔ اپنے ایمان کی خبر نہیں اور الوصیت کا ۱۵۔ ۱۶ صفحہ بمعہ حاشیہ پڑھیں "ماننے کو کافی ہے گر اہل کوئی ہے"

اپیل بخدمت برادران سلسلہ احمدیہ

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہ، خداوند تعالےٰ آپ کے ساتھ ہو۔ اور آپ کے کاروبار میں برکت ڈالے۔ آپ صاحبان پر اس سال بہت سی تکلیفیں آئیں۔ لیکن خدا کے فضل وکرم سے آپ نے سب کچھ برداشت کر کے ثواب حاصل کئے اور اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون کے مصداق بنے۔

آزمایش اور امتحان کے دن بہت تھوڑے رہ گئے ہیں اور اولئک علیھم صلوٰۃ من ربھم ورحمۃ کے دن بہت قریب آتے جاتے ہیں انشاء اللہ جو تھوڑے دن من قبل الفتح انفاق کے باقی ہیں۔ وہ غنیمت سمجھنے چاہئیں۔ اور بڑھ بڑھ کر قدم رکھنا چاہیئے۔ اور اصحاب رسول اللہ کا پورا نمونہ ہی نہیں بلکہ مصداق واخرین منھم لما یلحقوا بھم آپ کی وہی ہو جانا چاہیئے اور اپنی ذاتی خواہشات ولذات کو چھوڑ کر خدا کی راہ میں خرچ کرنے کیلئے کمر ہمت چست کرنی چاہیئے۔ آجکل سلسلہ کی حالت قریباً سبھی کی سبھی مقروض مر رہی ہیں۔ اور بال تکمیل کیلئے بھی روپیہ کیضرورت ہے۔ کیونکہ گورنمنٹ نے بھی یہ شرط لگادی ہے کہ جب تک مال مکمل نہ ہو جائے پانچ ہزار روپیہ امداد نہیں مل سکتا۔ سو امید ہے کہ آپ صاحبان اپنے کاموں کی جو خود شروع کر رکھے ہیں تکمیل تک پہونچانے میں سعی بلیغ فرماینگے۔ خداوند تعالےٰ آپ کا مددگار ہو۔ اور دین کی مدد کیلئے وہ خود ہی آپ کے دل میں وحی فرمائے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کی دینی امداد کرنے میں جنکے تعلقات خداوند تعالیٰ کے ساتھ بہت مضبوط ہیں۔ جیسا کہ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں ہے۔ کہ ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء۔ سو اب مخلصین اس کے مصداق ہیں۔ ورنہ اخراجات کے کو اور بہت سی انجمنیں ہیں۔ لیکن جو موافق منشاء الٰہی خرچ ہونا ہے وہی قبول ہو سکتا ہے۔ اپنا سب چندہ یعنی پچھلے بقائے اور ماہ مئی کا چندہ قادیان میں جلد بھیجو

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان)

اخبار قادیان

حضرت خلیفہ ثانی و دیگر ممبران اہل بیت حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ اول بفضلہ تعالےٰ بخیریت ہیں۔ مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول باقاعدہ کام کر رہے ہیں۔ سکول بلڈنگ کا اب تھوڑا سا حصہ نامکمل رہگیا ہے۔ احباب محاسب صاحب کیطرف سے ایک اپیل شائع ہوئی ہے توجہ فرمادیں۔

ہمارے معزز دوست مولوی عبد القادر صاحب ایم اے مولوی فاضل پروفیسر گورنمنٹ کالج کٹک تقریباً ایک ماہ کے لئے قادیان میں قیام فرمانے کیلئے تشریف لائے ہیں تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح کی پاک صحبت سے فیض حاصل کریں۔

یہ خبر احباب میں نہایت افسوس سے سنی جائے گی کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا سب سے چھوٹا صاحبزادہ محمد عبد اللہ ۹ جون کو انتقال کر گیا انا للہ وانا الیہ راجعون جناب چوہدری فتح محمد صاحب ایم۔ اے کے خط

نور جہاں

یکصد روپیہ انعام اس کو دیا جائیگا جو نایاب انجن کو ۴ شدید آنکھ کی بیماریوں میں سے صرف ۱ میں غیر مفید ثابت کردے

وہ آنکھ کا مریض سخت نادان اور بدقسمت ہے جو نایاب انجن کے فوائد عظیمہ سے محروم رہنا چاہتا ہے نایاب انجن جدید ۱۰۰۶ سال کے عرصہ میں ہزارہا تیرہ طار بچے جوان بوڑھے گرم و سرد مزاج والے صحتیاب ہو چکے ہیں اگر آپکی آنکھیں بیمار ہیں تو پھر کیا انتظار کر رہے ہیں ایسا نہ ہو آنکھ ہلاک مرض کا شکار ہو جاوے۔ آنکھیں ہیں تو جہان ہے ورنہ گلشن عالم ویران ہے۔ اس سرمہ کو استعمال کرنیوالا دن رات برابر ہر ایک سے ہر ایک کام کر سکتا ہے۔ کتابیں نہیں آتا۔ دکھتی آنکھوں کو ایک سلائی سے آرام دیتا ہے۔ جسکی آنکھیں دکھتے دکھتے اندھی ہو جاویں نایاب انجن کے استعمال سے بینا ہو جاوے آنکھوں میں لگتا نہیں چبھتا نہیں آنکھوں کو بند کرنے یا باندھنے کیضرورت نہیں ہلاکتی قسم کی تکلیف دہ کے مرض چشم کو دور کرتا ہے۔ علاوہ خواہ کیسا ہی پرانا کیوں ہو۔ دور ہوتا ہے۔ ہمیشہ دکھتی ہوئی آنکھوں کیلئے تریاق اکبر اور درد کو فوراً ہی تمام دیتا ہے۔ جو آنکھیں لگی سڑی رہتی ہوں چند روز میں صحت ہو جاتی ہیں۔ سرخی چشم کو دور کرنیمیں نہایت زود اثر ہے۔ جو آنکھیں پر آب رہتی ہوں انکے لئے تریاق ہے پانی بہتے رہنے کو دور کرتا ہے۔ جو آنکھیں ان کو یکسر آرام دیتا ہے۔ نگاہ کو تیز کرتا ہے۔ محافظ چشم ہے۔ جسکی بینائی کمزور ہو نزدیک یا دور سے نہ دیکھ سکتا ہو نگاہ بہت جلد اصلی حالت پر آجاتی ہے۔ نایاب انجن کیا ہے ایک نعمت عظمیٰ ہے یکصد روپیہ اسکو انعام دیا جائیگا جو شہرہ سہ ماہ تک اس کو کمتر موثر ثابت کرے آنکھوں کی

نوٹ چونکہ خاکسار کی اصل غرض فایدہ پہونچانا مقصود ہے اسلئے مریض چشم کا حق ہے دل جمع سے اپنی تسلی کرے کیونکہ شریف علاج بذریعہ خط و کتابت بیماریوں کو دور کرنے میں نظیر نہیں رکھتا۔ بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ یا جوانوں کی آنکھوں کا رکھنا۔ آنکھ کا دھندلا پن۔ سرخی چشم۔ سردی چشم۔ پرنالی۔ رتونڈا۔ ابر۔ اشو تیاپہ۔ پلکوں کا بالوں کا گرنا۔ خارش چشم۔ پلکوں کا گل جانا۔ پیپ نکلنا۔ پلکوں کا آپس میں چپٹنا۔ ہر وقت پانی بہنا۔ عینک جو اچھی روشنی کو دیکھ نہ سکتا۔ جالا۔ دھندہ۔ غبار وغیرہ وغیرہ اصل قیمت پچاس روپیہ حوالہ کیجئے۔ معائنہ مفت

حکیم بصیر حسن فضل احمد خوشنویس موجد نایاب انجن حیات طاہرین، لدھیانہ

Digitized by Khilafat Library

عرق پودینہ

یہ عرق پودینہ کی ہری پتیوں سے بنا ہے اور اس کا رنگ اور خوشبو بھی تازی پتیوں کی سی ہے۔ بدہضمی پیٹ پھولنا۔ ڈکار آنا متلی و ریاح وغیرہ کو دور کرتا ہے۔ بچوں کیلئے اس سے بڑھ کر اور کوئی دوا نہیں۔

قیمت فی شیشی ۸ر

محصول ڈاک ایک سے دو تک ۵ر

ڈاکٹر ایل کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کسی جگہ کی سیر کا لطف

کبھی ہی ہیں سکتا جب تک کہ اس جگہ کی گائیڈ بک کے پاس نہ ہو۔ کوئی تجربہ گائیڈ کے بغیر کبھی کسی شہر میں جانا پسند نہیں کرے گا چاہے وہ شہر دوست مہاں موجود ہوں شملہ جاکر اگر آپ پورا لطف اٹھانا چاہتے ہیں تو

پنڈت ٹھاکر دت شرما وید کی تیار کردہ

گائیڈ شملہ

جس کو اس کہنہ مشق پنڈت جی نے بڑے شوق سے خود ہر ایک جگہ کی سیر کرکے لکھا ہے کل سیر گاہیں میلے پہاڑی ٹیلوں ان کی ہر موسم کی خوشگوار آب و ہوا عمارتوں اور انسٹی ٹیوشنوں کا بیان خرید و فروخت کی اشیاء رستے اور اردگرد کے بیس بیس میل تک کے حالات ہر سیر گاہ پر جانے کے وسائل ان کا مفصل بیان اس طرح کیا ہے کہ جیسے ہی آپ سیر کو جاتے ہیں ہر ایک چیز کا بھی بیان ہے جو دیکھنے کے قابل ہے جو لوگ شملہ جاتے رہے ہوں یا شملہ پہنچ گئے ہوں ان سب کو فرداً فرداً اس کو منگوانا چاہئے آپ کا وہاں دوست ہے بھی تو بھی ایسی کتب میں بہت سی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کہ ان کو معلوم نہیں ہوتیں میں تو کہتا ہوں کہ جو شملہ نہیں جانا چاہتے ان کو بھی منگوا کر شملہ کی سیر کا گھر بیٹھے لطف اٹھانا چاہئے۔ کاش کہ ہمارے لوگوں کے اندر رہنما کتب پاس رکھنے کا شوق زیادہ ہو۔

ست برادرز نام ملنے کا پتہ منیجر کارخانہ امرت دھارا پریس لاہور

بچوں کی تندرستی

والدین کیلئے ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب

ہوتا ہے۔ بچہ اگر تندرست نہ ہو تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہیئے اس کے دودھ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ جو تندرستی کی یقینی علامت ہے استعمال کے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جاتا ہے ہاتھ کو چھوا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون سپر فیچرنگ کیمسٹس لنڈن

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیزی و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھا رہی ہے کہ الامان لیکن ہمارا کام صرف باتوں ہی سے نہیں چلتا بلکہ ہم پہلے مفت دوا دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی دھوکا ہے معجون طلسمی قوائے تناسل کیوجہ سے ان دنوں مختلف بیماریوں کی وجہ سے عام طور پر شکایت سنی جاتی ہے میں نے اس مرض کیلئے یہ معجون تیار کی ہے جسکے چند روز کے استعمال سے امراض متعلقہ فوراً رفع ہوتے ہیں۔ اور ہر قسم کی شکایات کیلئے انشاء اللہ مفید ہے اول نمونہ مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے۔

قیمت فی بکس ۵ر

طلائی طلسمی پیرانہ سالی کی وجہ سے اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی تک نوبت پہونچتی ہے ہمارے اس طلائی سے فائدہ اٹھائیں انشاء اللہ وہ ضروری اس کو سفید پائیں گے

مرہم سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا اور قوت بصارت بڑھانے والا قیمت فی شیشہ ۱ر

صابون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریوں کو رفع کرنیوالا

قیمت فی بکس ۱ر

حکیم محمد حسین لاہور سرخ مکان مسجد چینیاں والی گلی نمبر ۱۰ مصنع دہلی

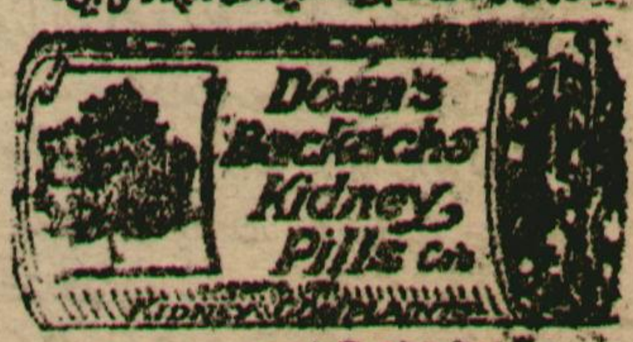

صرف یہ دوا ہی ہے جو کہ تمام دنیا میں فروخت کی جاتی ہے ہر جگہ اس کی مانگ ہے اس کی مانگ کی وجہ یہ ہے کہ اس سے ہمیشہ فائدہ ہوتا ہے ہر ایک شخص جو اس کو استعمال کرتا ہے اس کی تعریف کرتا ہے ہر وقت ہر ایک جگہ سے اس کی تعریف سنی جاتی ہے ہر ایک جگہ سے اس کی تعریف سنی جاتی ہے ہر ایک جگہ سے اس کی تعریف سنی جاتی ہے